سوال

جو شخص بارہویں تاریخ کی رمی ترک کردے۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اپنی بیوی کے ساتھ دوسری مرتبہ فریضہ حج ادا کررہا تھا، میرے بچے ریاض میں تھے۔ دوسرے جمرہ کو رمی کرنے کے بعد ہم مکہ میں آگئے، حج مکمل کرلیا اور ریاض کے لیے سفر پر روانہ ہوگئے کیونکہ دل میں بچوں کا خیال تھا۔ ہم نے ایک قریبی رشتہ دار کو اپنا وکیل مقرر کردیا کہ وہ بیماری طرف سے رمی جمرات کردے توکیا یہ جائز ہے؟ اس صورت میں ہم پر کیا واجب ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ دونوں میاں بیوی پر یہ لازم ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ آپ نے بارہویں دن کی رمی کو ترک کیا جو کہ واجب تھی اور پھو طواف وداع کو بروقت نہیں کیا کیونکہ اس کا وقت اختتام رمی کے بعد ہے۔ آپ دونوں میں سے ہر ایک پر یہ واجب ہے کہ وہ ایسے دو جانور مکہ میں ذبح کرے جن کی قربانی جائز ہو اور انہیں فقرائے حرم میں تقسیم کردیا جائے۔ ان میں سے ایک ایک جانور بارہویں دن ترک رمی کی وجہ سے ہے اور دوسرا جانور طواف وداع ترک کرنے کی وجہ سے ہے اور طواف وداع بھی واجب ہے لیکن آپ نے اسے قبل از وقت کیا ہے اور بارہویں رات منیٰ میں بسر نہ کرنے کی وجہ سے مقدور بھر صدقہ بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے گناہوں کو معاف فرمادے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی